بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-11 مدیر:- نعیم احمد نیّر، کتابت وڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ، صلح، ہجری شمسی، 1385 بمطابق جنوری، 2006ء شمارہ نمبر1

کیل میں ’’عقیدہ حیات بعد الموت‘‘ کے موضوع پر بین المذاہب سمپوزیم کا انعقاد

نومبر 2005ء میں کیل شہر کے کیتھولک گرجے نے ’’عقیدہ حیات بعد الموت‘‘ کے موضوع پر بین المذاہب سمپوزیم کا انعقاد کیا جس میں جماعت احمدیہ کو اسلام کی نمائندگی میں اس موضوع پر اپنا موقف بیان کرنے کی دعوت دی۔ یہ موقعہ یوں پیش آیا کہ جولائی 2005ء میں جب گرجے کی نمائندہ مسز Karin Hermann پچیس افراد پر مشتمل اپنے وفد کے ہمراہ مسجد ’’بیت الحبیب‘‘ دیکھنے کے لئے تشریف لائیں تو ریجنل امیر محترم کولمبس خان صاحب کو گرجے میں لیکچر دینے کے لیے دعوت دی جسکو محترم امیر صاحب نے منظور کر لیا۔ مندرجہ بالا عنوان پر سب سے پہلے یہودی مقرر نے تقریر کی بعد میں ہندو مذہب کے مقررین نے تقاریر کیں۔ اسلام کے لیے مورخہ 8 نومبر بروز منگل 8 بجے رات کا وقت رکھا گیا۔ اس دوران زعیم انصار اللہ مجلس کیل نے مسز کارین سے بات کر کے گرجے میں جماعتی کتُب کا اسٹال لگانے کی اجازت لے لی تھی۔ چرچ کی طرف سے مہمانوں کی تواضع کے لیے کافی اور کیک کا انتظام تھا لیکن اس سلسلے میں زعیم انصار اللہ مجلس کیل مکرم محمد امجد ناصر صاحب نے جماعت کی طرف سے پاکستانی ڈشز (پکوڑے، دہی بھلے اور چاٹ) پیش کرنے کی اجازت حاصل کر لی تھی۔

مقررہ تاریخ پر ریجنل امیر مکرم چوہدری کولمبس خان صاحب وفد کی صورت میں گرجے گئے۔ مسز Karin Hermanns نے گرجے کے گیٹ پر جماعت کے وفد کا استقبال کیا۔ جماعت کی طرف سے مسز کارین کو سرخ اور سفید پھولوں کا گلدستہ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ سرخ پھول محبت کا پیغام دے رہے ہیں اور سفید پھول امن کا پیغام۔ ہال میں داخل ہونے پر مسز کارین نے ریجنل امیر صاحب کو سٹیج پر بلایا اور کرسی پیش کی اور تمام حاضرین سے ریجنل امیر صاحب کا تعارف کروایا۔ ریجنل امیر صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے تقریر کا آغاز کیا۔ اپنی تقریر میں آپ نے قرآن، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ (اسلامی اصولوں کی فلاسفی) سے حوالے دیئے اور بڑی اثر انگیز تقریر کی۔ تقریر کے اختتام پر مسز کارین نے شکریہ ادا کیا اور تقریر کا ایک جملہ ’’خدا سے محبت اور خدا کی مخلوق سے محبت‘‘ کو دہرایا جس پر حاضرین مجلس نے تالیوں سے داد دی۔ اسکے بعد مسز کارین نے حاضرین کو سولات کی اجازت دی۔ ریجنل امیر صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ ایک سوال جو مختلف صورتوں میں بار بار کیا گیا ’’کیا جنت صرف مسلمانوں کے لیے ہے؟‘‘ تھا۔ تقریر اور سوالات و جوابات کا رواں ترجمہ ساتھ ساتھ روسی زبان میں کیا گیا۔ روسی مترجم خاتون نے تقریر کے اختتام پر زعیم انصار اللہ مجلس کیل مکرم محمد امجد ناصر بٹ صاحب کو بتایا کہ آج کی تقریر نے مجھے ذاتی طور پر متاثر کیا اور میرے دل میں اسلام کے لیے محبت پیدا ہو گئی ہے۔ ایک، شامی عیسائی مہمان نے بتایا کہ آپکی جماعت کے خیالات دوسرے مسلمانوں سے مختلف لیکن پُرکشش ہیں۔ آخر پر تمام مہمانوں کو جب طعام کی دعوت گرجے کی طرف سے دی گئی تو پاکستانی کھانوں نے ایک مرتبہ پھر مہمانوں کا دل جیت لیا اور تمام حاضرین نے پاکستانی احمدی احباب کے پاس آ کر بار بار شکریہ ادا کیا۔ مسز کارین، ریجنل امیر صاحب اور وفد کے اراکین کو باہر دروازے تک چھوڑنے آئیں اور پھر ایک گلدستہ پیش کیا اور ساتھ ہی امید ظاہر کی کہ وہ دوبارہ انکی دعوت پر گرجے کو اپنا قیمتی وقت ضرور دیں گے۔ آخر میں قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو دین حق یعنی اسلام احمدیت کی طرف پھیر دے، آمین۔

(رپورٹ: منتظم تبلیغ مجلس انصار اللہ کیل، مبشر احمد ظفر بلوچ)

ارشاد باری تعالیٰ

سورت الشوریٰ، آیت 31۔ (ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس سبب سے ہے جو تمھارے اپنے ہاتھوں نے کمایا۔ جبکہ وہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ آیت 37: (ترجمہ) پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور ان لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکّل کرتے ہیں۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکرِ الٰہی میں رہے۔

(ملفوظات جلد چہارم، ص461)

پادریوں کے ساتھ جماعت میول ھائیم میں ایک میٹنگ کا انعقاد

جماعت میول ھائیم میں مورخہ 19 نومبر 2005ء کو بعد دوپہر تین بجے پادریوں کے ساتھ ایک میٹنگ کا انعقاد ہوا۔ ان پادریوں کا تعلق ایونگلش گرجے سے تھا۔ اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے شمولیت کی۔ آغاز میں محترم مربی صاحب نے نہایت اعلیٰ انداز سے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور پھر اُن کے سوال کہ آپ سُنی یا شیعہ، کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟، کا نہایت مدلل جواب دیا۔ محترم مربی صاحب نے تفصیل سے اپنے عقیدے کے بارے میں انہیں آگاہ کیا۔ پادریوں نے باری باری محترم مربی صاحب سے سوالات کیے، آپ نے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ سلسلہ تقریباً دو گھنٹوں تک جاری رہا۔ پادریوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ آج کی ملاقات میں ہمیں آپ کے، اسلام کے بارے میں صحیح عقائد کا علم ہوا ہے اور ہمیں ایک دوسرے کو جاننے کا موقع ملا ہے۔ اس طرح یہ نہایت دلچسپ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر میں مہمانوں کی خدمت میں کافی، چائے اور کیک پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: ناصر احمد ورک، سیکرٹری تبلیغ میول ھائیم)

ویزبادن میں وصیت سمینار کا انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جب 2005ء میں نظام وصیت کو جاری ہوئے سو سال ہو جائیں تو پچاس فیصد چندہ دہندگان احمدی احباب اس روحانی تحریک میں شامل ہو چکے ہوں۔ اسی سلسلہ میں لوکل امارت مائنز ویزبادن کے زیر اہتمام ایک وصیت سمینار مورخہ ستائیس نومبر 2005ء کو منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا تشریف لائے۔

سمینار کا آغاز بعد نماز ظہر وعصر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام سے چند اشعار احباب کی خدمت میں ترنم سے پیش کیئے گئے۔ افتتاحی تقریر میں لوکل امیر صاحب نے سمینار کے اغراض ومقاصد بیان کیئے۔ مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا نے اپنے خطاب کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے پہلے حصہ میں نظام وصیت کی افادیت اور خاص طور پر دنیا کے بدلتے ہوئے اقتصادی حالات میں اس الہامی نظام کی اہمیت پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور قرآن کریم کی آیت ’’(ترجمہ) اور جب جنّت قریب کردی جائے گی‘‘ کی تشریح کرتے ہوئے یہ پرمعارف نقطہ بیان کیا کہ اس زمانہ میں خداتعالیٰ نے کس طرح اس بابرکت نظام میں شامل ہونے والوں کے لیئے جنت کو قریب کر دیا ہے۔ خطاب کے دوسرے حصّہ میں آپ نے حاضرین کے وصیّت سے متعلق سوالات کے جواب دیئے۔

اس سمینار میں لوکل امارت مائنز ویزبادن کے چار حلقہ جات نے شمولیت اختیار کی اور کُل حاضری تقریباً ایک سو پندرہ تھی۔ سمینار کے اختتام پر دس احباب نے نظام وصیت میں شمولیت کا اظہار کیا اور چھ احباب نے اُسی وقت نیشنل سیکرٹری صاحب وصایا کی زیرنگرانی فارم پُر کیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت نظام میں شمولیت کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔

(مظفر احمد شمس، سیکرٹری وصایا، لوکل عمارت مائنز ویزبادن)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والے شہداء کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا کہ میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا؟ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور اُن کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضورؒ نے فرمایا کہ یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصّہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا بقیہ صفحہ ۲ پر)

دوسرا سالانہ اجتماع وقفِ نو و تربیتی کلاس ریجن ہیسن ویسٹ

مورخہ 13 نومبر 2005ء کو ریجن ہیسن ویسٹ میں اِس سال کا دوسرا اجتماع برائے واقفین نو منعقد ہوا۔ اجتماع سے قبل میٹنگ میں تمام امور کا جائزہ لیتے ہوئے تمام انتظامات مکمل کیے گئے۔ مسجد کو بینرز اور خوبصورت چارٹ کے ذریعے (جن پر تتلیوں، کلیوں، پھولوں اور ستاروں سے مختلف گروپوں کو واضح کیا گیا تھا) سجایا گیا۔

صُبح 30-9 بجے رجسٹریشن شروع ہوئی جس کے بعد 10-00 بجے تلاوتِ قرآنِ کریم سے اجتماع کا آغاز کیا گیا نظم کے بعد مکرم ومحترم قائم مقام ریجنل امیر ناصر احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ خاکسار کی نگرانی میں یہ پہلا اجتماع ہے اور اپنے طور پر ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی کمی نہ رہے۔ آپ نے فرمایا کہ "واقفینِ نو نے آگے جا کر مختلف علوم و ہنر حاصل کرنے ہیں لیکن اِس کے لیے تیاری ضروری ہے۔

واقفین کے مقابلہ جات (حفظِ قرآن، حفظِ نظم، تقریر) کے بعد 13.00 بجے کھانے اور نماز ظہر وعصر کا وقفہ ہوا۔ اختتامی تقریب میں تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد معاون وقفِ نو مکرم شبیر احمد شاہ صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی آپ نے تمام کارکن اور خاکسار کا شکریہ اِدا کیا۔

مکرم مظفر محمود صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ نماز مکمل شرائط کے ساتھ ادا کریں، والدین کی اطاعت کریں ،اچھے سکولوں میں تعلیم حاصل کریں تا کہ آگے جا کر جماعت کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکیں۔

واقفاتِ نو کی طرف محترمہ ریجنل صدر آصفہ بشارت صاحبہ نے مقابلہ جات میں ہونے والی غلطیوں کی تصحیح کی خاکسار نے تمام کارکنات اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا خاص کر معاونہ وقفِ نو لوکل امارت گروس گیراؤ محترمہ شازیہ رحمان صاحبہ کا۔ محترمہ شازیہ صاحبہ نے اجتماع کے انتظامات کو سراہا۔

آخر میں دعا سے قبل مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے بچوں نیز بقیہ بچوں کو حوصلہ افزائی کے (کِتابوں کی صورت میں) انعامات تقسیم کیئے گئے اور یوں ہر بچہ انعام پا کر خوش تھا، الحمدللہ۔

خاکسارہ نے امہات کی طرف سے خوش ذائقہ کھانے اور بہتر انتظامات پر مکرم ومحترم ریجنل امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ 71 وقفِ نو 82 والدین 3 مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والوں سمیت کل حاضری 170 رہی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

تربیتی کلاس

مورخہ 17 تا 20 اکتوبر 2005ء ریجن ہیسن ویسٹ میں وقفِ نو اور ناصرات کی تعلیمی وتربیتی کلاس منعقد کی گئی۔

چار روزہ اِس کلاس میں 6 تا 17 سال کی حاضر ہونے والی 38 بچیوں کو 7 گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔

کلاس کے پہلے پیریڈ میں مکرمہ عطیہ باسط صاحبہ نے قرآنِ کریم کی آخری دس سورتیں اور سترہ آیات عمر کے مطابق صحیح اور درست تلفظ کے ساتھ سکھائیں، آپ گروپ لیڈر سے سبق سُنتیں اور گروپ لیڈر باقی بچیوں سے، یوں اِس تھوڑے سے وقت سے بھر پور فائدہ اُٹھایا گیا۔

کلاس کے دوسرے پیریڈ میں مکرمہ بشریٰ مالک صاحبہ نے "کامیابی کی راہیں" کے چند صفحات میں سے دعائیں، احادیث اور سوال وجواب سِکھائے نیز آپ نے تختہ سیاہ کی مدد سے اردو لکھنا پڑھنا خاص کر دو، تین لفظوں کا جوڑنا عمر کے مطابق سِکھایا اردو سیکھنے کے اِس طریقے سے بچیاں بہت محظوظ ہوئیں اور اِردو شوق سے پڑھی، آپ نے تشحیذ الاذہان میں سے لطائف بھی سُنائے۔

تیسرے اور آخری پیریڈ میں خاکسار نے وضو اور نماز کی اہمیت "حدیقۃ الصالحین" احادیث کی کتاب میں سے آسان لفظوں میں سمجھائی نیز وضو اور نماز کے آداب، نماز کی رکعات، نماز کے اوقات، ممنوعہ اوقات بتاتے ہوئے نماز کا طریقہ عملاً سکھایا۔

ریجنل صدر آصفہ بشارت صاحبہ کی زیرِ نگرانی ہونے والی اِس کلاس کو ماؤں اور بچیوں نے بہت پسند کیا اور دسمبر کی چھٹیوں میں کلاس دوبارہ منعقد کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

(رپورٹ۔ نرگس ظفر، ریجنل معاونہ وقفِ نو ہیسن ویسٹ)

بقیہ: سیدنا بلال 'فنڈ

کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہیے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔

اس تحریک میں حصّہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا کہ پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے۔ ادنیٰ سا بھی تردّد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے، وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضورؒ نے اس تحریک کو "سیدنا بلال فنڈ" کا نام عطا فرمایا۔ اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لیئے ہر ماہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

شعبہ اشاعت جرمنی کے پاس درج ذیل کتب موجود ہیں، احباب اِن سے فائدہ اُٹھائیں۔

بچوں کیلئے کتب	قیمت	لجنہ کیلئے کتب	قیمت	دیگر کتب	قیمت
آسان اردو قائدہ وقف نو	1,00	اوڑھنی والیوں کے لئے پھول	8,00	تفسیر حضرت مسیح موعودؑ	30,00
آسان اردو قاعدہ 1 2,	3,00-3,00	حوّا کی بیٹیاں اور جنت بے نظیر	3,00	تفسیر کبیر	60,00
دینی معلومات (نئی + پرانی)	2,50-1,50	تاریخ لجنہ اماءاللہ جرمنی	1,00	ملفوظات	40,00
سوچنے کی باتیں (جرمن میں) (نئی + پرانی)	2,00-1,00	میری والدہ	1,50	مشعل راہ	10,00
گُل	2,00			سیرت خاتم النبیینؐ	12,00
غنچہ	1,00			احمدیہ کلچر	6,00
نماز مترجم	1,50			درویشان احمدیت 1، 2,	(7,00+5,00)=10
قائدہ یسرنا القرآن	1,50			فقہ احمدیہ (عبادت)	7,00
منتخب آیات القرآنی	0,50			کشتی نوح	1,50
منتخب احادیث	0,50			مسیح ہندوستان میں	2,00
		شعری مجموعہ جات	قیمت		
سیرت حضرت مسیح موعودؑ	1,50	کلام محمود	3,00	عمرہ وحج	3,50
کامیابی کی راہیں حصّہ اوّل	2,00	کلام طاہر (چھوٹی)	2,00	چشمہ مسیحؑ	1,00
کامیابی کی راہیں حصّہ دوئم، حصّہ سوئم	2,50-3,00	کلام طاہر (بڑی مکمل)	8,00	فتح اسلام	1,00
نصاب وقف نو مکمل	2,00	یہ زندگی ہے ہماری	6,00	دینی نصاب	3,00
نصاب وقف نو (ایک سے دس سال تک کیلئے)	1,00	درثمین	2,00	میراحج بیت اللہ	3,00
نصاب وقف نو (گیارہ سے تیرہ سال تک کیلئے)	0,50			ہومیو پیتھی	5,00
نصاب وقف نو (چودہ سے پندرہ سال تک کیلئے)	0,50			سوانح عمری حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ	2,50
حضرت خواجہ معین الدینؒ	0,50			آئینہ جمال	1,00
حضرت خواجہ نظام الدینؒ	0,50			مذہب کے نام پر خُون	2,50
حضرت سیّد احمد بریلویؒ	0,50			اسوۂ انسان کاملؐ	10,00
حضرت شیخ احمد سرہندیؒ	0,50			مرکز احمدیت	7,00
حضرت بلالؓ	,500			ہماری تعلیم	0,50
سیرت حضرت سیٹھ عثمان یعقوبؓ	1,00			الوصیّت	1,00
منتخب تحریرات حضرت مسیح موعودؑ	0,50			قندیل صداقت	7,00
				شیطان کے چیلے	6,00
				شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں	4,00
				نبیوں کا سردارؐ	2,50

منگوانے کا پتہ۔ Shoba Ishaat,Ahmadiyya MuslimJamat e.v,GenFer Str.11,60437 Frankfurt /M- Tel:(069-50688651/2)

ڈیپریشن یا ذہنی تناؤ

ڈیپریشن مضمحل ذہنی کیفیت کا نام ہے اور دنیا کی کثیر آبادی اس کا شکار ہے۔ ایک اندازے کے مطابق صرف امریکہ میں تقریباً انیس ملین افراد ڈیپریشن میں مبتلا ہیں۔ اس کی کئی اقسام ہیں۔ ایسا ڈیپریشن جو ماحول یا حالات کے ردّعمل میں پیدا ہو اُسے ''ری ایکٹو ڈیپریشن کہتے ہیں۔ ''ابتدائی اینڈوجینس'' ڈیپریشن داخلی وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے اور مریض اسے صرف بے چینی یا اضطراب سمجھتا ہے۔ ''مینیا'' یہ ڈیپریشن کے بلکل اُلٹ کیفیت کا نام ہے جس میں مریض کا مزاج بہت زیادہ پُرجوش ہو جاتا ہے اور وہ نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔ ''مینک ڈیپریشن'' میں باری باری جوش وخروش اور مایوسی کے دورے پڑتے ہیں۔ ڈاکٹر اور محقق ڈیپریشن کے شافی علاج کے لیے اب بھی متلاشی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس مرض کا شکار ہونے والے اپنی اس بیماری کا تذکرہ پسند نہیں کرتے۔ ڈیپریشن کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے، کوئی حادثہ، کوئی سانحہ، کوئی ناخوشگوار واقعہ جو ذہنی اضمحلال کا باعث بنتا ہے۔ حال ہی میں ڈیپریشن کے علاج کے لیے نیویارک میں سائی کائٹرک انسٹیٹیوشن کی ڈاکٹر سارہ لیزن بائی نے ایک مختلف طریقہ آزمایا۔ انہوں نے دماغ کے اُس حصے کو متحرک کیا جو ڈیپریشن پیدا کرتا ہے۔ اس طریقہ کو TMS کہتے ہیں۔ اس طریقہ علاج میں یہ کیا جاتا ہے کہ ڈیپریشن پیدا کرنے والے دماغ کے مخصوص حصے کو کرنٹ دیا جاتا ہے اور اس طرح وہ حصہ دوبارہ نارمل ہو جاتا ہے۔ ہرچند کے اس تجربے کے مثبت نتائج نکلے ہیں مگر ابھی اس کو محکمہ صحت نے منظور نہیں کیا۔ محکمے کا کہنا ہے کہ اسکو مزید آزمانے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔ اس بیماری میں نفسیاتی طریقہ علاج بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ گروپ تھراپی، خوراک کا کنٹرول اور ورزش کے ذریعہ بھی علاج کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں ایک امریکی اداکارہ نے جو ایک ماہر نفسیات بھی ہیں ایک (website) ویب سائیٹ لانچ کی ہے جس کا مقصد عام لوگوں میں اس مرض کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا ہے۔ وہ خود بھی اس بیماری میں مبتلا تھیں اور پھر دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنا علاج بھی نہیں کروایا۔ مرض کی علامات موجود تھیں مگر وہ اسکو ذہنی طور پر قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھیں۔ ایک سماجی کارکن نے رہنمائی کی اور اس نے مشورہ دیا کہ انھیں کسی ماہر نفسیات سے رجوع کرنا چاہیے شاید کسی دوا کی بھی ضرورت ہو۔ پہلے تو انھوں نے مشورہ نہیں مانا (اس بیماری کی ایک بڑی نشانی یہی ہے) مگر بعد میں انہیں یقین آ گیا کہ سماجی کارکن کا مشورہ مناسب ہے، اس خیال نے انہیں سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ان کی طرح نہ جانے کتنے لوگ ہوں گے جو اپنے ذہنی مرض سے غافل ہوں گے اس لئے اپنے تجربہ کی روشنی میں ناواقف لوگوں کی مدد کی جائے۔ وہ کہتی ہیں کہ اصل میں ڈیپریشن کے علاج کے سلسلہ میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ لوگوں کو نہ اس علاج کے بارے میں پوری طرح علم ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے علاج معالجے کے بارے میں کچھ جانتے ہیں اس لیے میں نے یہ ویب سائٹ لانچ کی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے کوشش کی ہے کہ اس طرح غلط فہمیوں کو دور کیا جائے اور لوگوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کیا جائے۔ اُن کو کئی ڈاکٹروں اور دواساز کمپنیوں کا تعاون حاصل ہے۔ اس کارخیر میں بہت سے لوگ ان کے ساتھ شریک ہیں۔ www.depressionhelp.com پر جاکر آپ بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں یا کسی دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس موضوع پر لائبریری سے کتابیں حاصل کی جاسکتیں ہیں تا مطالعہ سے علامات کو ڈھونڈا جاسکے اور علاج کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اس موضوع پر اردو زبان میں کتاب احمدیہ لائبریری ''بیت السبوح'' سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(عبدالرؤف، گیمونڈن، جرمنی)

خلاصہ تقاریر، برموقع، جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء

نظام وصیت کے ذریعے نظام نو کی بنیاد

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

جرمنی کے ملک (جو کہ اشتراکی نظام کے بانی مارکس اور اینجلز کا وطن ہے) میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ 2005ء کے موقع پر پیغام ربانی بشارت رحمانی ''اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمھاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا'' سناتے ہوئے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنی تقریر کا آغاز کیا اور بیان کیا کہ یہ ہے نظام وصیت، اسلام کے احیاء اور دنیا میں نظام نو کی بنیاد۔

آپ نے وصیت اور نظام وصیت میں فرق کو نمایاں کرتے ہوئے بتایا کہ وصیت سے مراد عموماً ایسی تحریر یا ہدایت ہوتی ہے جو کوئی شخص اپنی وفات کے بعد اپنے مال کی تقسیم و دیگر معاملات میں اقرباء کے لیے جاری کرتا ہے۔ انبیاء کے ضمن میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی وصیت برائے اطاعت دین کا ذکر ملتا ہے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ نے اپنے آخری خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر وصیت فرمائی کہ ''ہر حاضر میری ان نصائح کو ان تک پہنچا دے جو موجود نہیں'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی وفات کے قریب الوصیت رسالہ میں جماعت کو نظام وصیت عطاء فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے باوفا مخلصین کو تسلی دی کہ ''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمھیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا، خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا، البتہ جماعت کو انتباہ بھی فرمایا؛ ''ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمھاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے''۔

فاضل مقرر نے مقاصد بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق میں اللہ تعالیٰ کی سنت کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے، دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اس موقع پر حضرت اقدس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دائمی بشارت دیتے ہیں کہ میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ تمھارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس عظیم الشان بشارت کے ساتھ جماعت کو دردمندی کے ساتھ تقویٰ کی نصیحت فرمائی'' اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔

وصیت جائیداد

جماعت کو اس دائمی بشارت اور نصائح کرنے کے بعد حضرت اقدس بہشتی مقبرہ کے قیام کا اعلان فرماتے ہیں۔ ''ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں''۔ پھر اس بہشتی مقبرہ کے لیے دُعا فرمائی'' کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے''۔ اس قبرستان کے لیے مزید بشارت الہام الٰہی میں دی گی ''اُنزِلَ فِیھا کُلُّ رَحمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے''۔ حسب منشاء وحی حضرت اقدسؑ نے چند شرائط بھی لگائیں مثلاً جو صدق اور کامل راستبازی کا پابند ہو اور وصیت کرے کہ اس کا دسواں حصہ تمام ترکہ کا اشاعت اسلام و قرآن خرچ ہوگا۔ حضورؑ نے ہدایت فرمائی کہ اسے دوستوں میں مشتہر کریں اور اپنی نسلوں کے لیے محفوظ رکھیں۔ پس اس روحانی نظام وصیت کے اخلاقی اور مالی تقاضے ہیں جس سے پیشگوئی کے مطابق اسلامی نظام نو کا قیام مقدر ہے۔

تاریخ عالم شاہد ہے کہ دنیا میں جتنے فساد رونما ہوئے ان میں کسی نہ کسی رنگ میں دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کارفرما تھی۔ حکمرانوں کی اشرافیہ کا فاشزم ہو یا اشتراکی مساوات کا خونی انقلاب، نسلی برتری سے نازی ازم جنم لے یا نیشنل ازم کے نام پر انسانی ضمیر کو کچلا جائے، صنعتی انقلاب کے باعث سرمایا دار اور مزدور کی طبقاتی نفرت سر اٹھائے یا اقوامی اتحاد کے تحت علاقائی ناکہ بندی ہو یہ سب ادھوری سچائیوں کی بنا پر عدم تحفظ کی چادر لپیٹے انسانیت کو ناکامیوں اور مصیبتوں میں دھکیل رہے ہیں۔

امن وسلامتی کے نام پر ہر وضع کردہ نظام میں مفادات اور تعصّبات کی لہریں جھلک رہی ہیں۔ بالآخر وہی نظام سلامتی و رحمت کی آماجگاہ ثابت ہوگا جو روحانی ہو، جسے خدا کا مامور پیش کرے۔ یہ نظام طوعی طور پر دولت کی تقسیم کو تدریجاً اعتدال میں لاکر اسے گردش میں لے آتا ہے، اس طرح سرمایا داری اور مزدور کی طبقاتی نفرتوں کو ختم کرنے کے ذرائع مہیا کرتا ہے۔ دنیا کے نظام منجمد دولت کو گردش میں لانے کے لیئے مزید دولت کا لالچ دیتے ہیں مگر نظام وصیت پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس نظام میں دولت مند اُخروی جزا کے حصول کے لیئے اپنی دولت پیش کرتا ہے اور کسی دنیوی مفاد اور جزا کا طلب گار نہیں ہوتا۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے ایک ماہر قانون دان و ماہر معاشیات کی حیثیت سے اسلامی معیشت کے خدوخال کو نمایاں کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے دولت کے جمع کرنے کے تمام رجحان کو روکنے کے لیے صدقہ وخیرات کی طوعی تحریک کے ساتھ جمع شدہ پونجی پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض قرار دی اور بقیہ جمع شدہ ترکہ کو ورثاء میں بحصئہ شرعی تقسیم کر کے دولت کے حجم کو کم کر دیا ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کے لئے وصیت کی تلقین کی ہے۔ اسلام کے نظام زکوٰۃ اور نظام وصیت کو اللہ تعالیٰ نے اب دائمی خلافت کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ چونکہ موصی کی وصیت ہمیشہ زندہ رہتی ہے اس لئے یہ لازوال اجر اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔

وصیت کا نظام 1905ء میں جاری ہوا اور ٹھیک ایک سو سال کے بعد آج حضرت مسیح موعودؑ کے پانچویں خلیفہ نے جماعت کو اپنے اس فرض کی یقین دہانی کروائی ہے۔ دنیا کی آنکھ اس روحانی نظام کی برکات کو محض اس کے ظاہری نفاذ کی صورت میں دیکھے گی مگر آپ اپنے ایمان کی فراست سے اس نظام کو پوری طرح آج ہی سمجھ سکتے ہیں۔ موصیوں کی ایک نسل دوسری کی جگہ لے گی اور یہ نظام وسعت اختیار کرتا چلا جائے گا۔ پس مقدر ہے کہ اس روحانی نظام سے ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی تعمیر ہو۔ یہی نظام نو ہے جو انسانیت کے لئے موجب امن وسلامتی ہے۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے اپنی تقریر کا اختتام اس دُعا کے ساتھ کیا کہ، ''اے مالک ارض وسماء ہم تیرے عاجز بندے تیرے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فرزند مسیح موعودؑ کے غلام تیری بارگاہ میں یہ التجا کرتے ہیں کہ ہم نے محض تیرے ہی فضل اور تیری ہی عطا کی ہوئی توفیق سے زمانے کے امام کو پہچانا اور اس کی آواز پر لرزاں وترساں گرتے پڑتے اس در تک آگئے ہیں۔ اب تو ایسا کر کہ ہم اس کی دُعا کے مطابق اس گروہ میں شامل ہو جائیں جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور جو تیرے ہو گئے اور جو تیری محبت میں کھو گئے۔ اے ہمارے قادر و کریم خدائے غفور و رحیم تو ایسا فضل فرما کہ ہم تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحِ ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھنے والے ہوں اور نظام وصیت کے ساتھ وابستہ ہو کر اس نظام نو کے نقیب ٹھہریں جو تیرے مسیح نے جاری فرمایا، آمین یا رب العالمین''۔

(تلخیص و تدوین مرزا عبدالحق صاحب آف مائنز)

Vol. 11 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 1

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Fax: 069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

ماریشس (Mauritius)

رفیق الرحمن انور گینٹر ھائیم

ماریشس براعظم افریقہ کے جنوب مغرب میں واقع ایک چھوٹا سا ملک ہے جو ایک جزیرہ پر مشتمل ہے۔ افریقہ کے مشرقی ساحل سے تقریباً دوہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر اور مڈغاسکر کے ملک سے نوسو کلومیٹر دور بحیرہ ہند کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کے قریب ہی ایک اور جزیرہ روڈریگوئز ہے اور کچھ فاصلہ پر چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں جنہیں ملا کر مسکارینن (Maskarenen) کہتے ہیں۔ یہ ملک سیاحت کی دنیا میں اپنی خوبصورتی اور خوشگوار آب و ہوا کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

تاریخ احمدیہ میں جماعت ماریشس کو ایک پرانی اور معروف جماعت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یہاں احمدیت کا نفوذ آج سے قریباً 93 سال قبل 1912 میں ہوا۔ جبکہ جماعت کا باقاعدہ قیام مورخہ 15 جون 1915 کو پہلے مرکزی مبلغ حضرت صوفی غلام محمدؓ کی ماریشس میں آمد کے بعد عمل میں آیا۔ جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد اور مشن ہاوس ''دارالسلام'' روز ہل شہر میں واقع ہے

ماریشس، خوابوں کا جزیرہ جو ایک عرصہ تک دنیا کی نظر سے چھپا رہا، تاریخ دانوں کے مطابق عربوں نے اسے دسویں صدی عیسوی میں دریافت کرلیا تھا مگر معروف تاریخ کے مطابق اسے پرتگالیوں نے 1505ء میں دریافت کیا اور یہاں چھاؤنی قائم کی۔ اسکے بعد 1715 تا 1810 فرانسیسیوں کے زیر تسلط رہا۔ آخر پر 1814 میں برطانیہ نے قبضہ کر کے اسے اپنی کالونی بنالیا جس کا اختتام 12 مارچ 1968 میں ماریشس کی آزادی پر جا کر ہوا اور ملک میں Westminister طرز پر مضبوط جمہوری نظام کی بنیاد پڑی اور Port Louis ملک کا دارالحکومت کہلایا جسکی آبادی اب ڈیڑھ لاکھ ہے۔

ماریشس کا جھنڈا چار رنگوں کی پٹیوں پر مشتمل ہے۔ سب سے اوپر سرخ رنگ کی پٹی جنگ آزادی کی قربانیوں کو، اس سے نچلی نیلی پٹی بحر ہند کو، زرد پٹی ملک کے روشن مستقبل کو اور سب سے نچلی سبز پٹی ملک کے سبزہ زاروں کو ظاہر کرتی ہے۔

ملک کا کل رقبہ 1860 مربع کلومیٹر ہے۔ زیادہ سے زیادہ لمبائی 65 کلومیٹر اور چوڑائی 45 کلومیٹر ہے جو زیادہ تر کھلے زرخیز میدانوں اور ٹھنڈے آتش فشاں پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ ملک کی کل آبادی بارہ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس اعتبار سے 645 افراد فی مربع کلومیٹر بنتے ہیں۔

ملکی آبادی کا 56 فیصد حصہ ہندوستانی نسل پر مشتمل ہے جو برطانوی تسلط کے دوران ہندوستان سے آکر آباد ہوئے۔ 30 فیصد کرائلن نسل، 3 فیصد یورپی نسل اور 12 فیصد آبادی دیگر متفرق اقوام پر مشتمل ہے۔ مذہبی اعتبار سے ملک کو چار طبقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ہندو 53 فیصد، کیتھولک 26 فیصد، مسلمان 13 فیصد اور پروٹسٹنٹ 8 فیصد ہیں۔ احمدی افراد کل آبادی کا ایک فیصد بنتے ہیں۔ ایک چھوٹے ملک کی حیثیت سے جس میں اتنی تعداد میں مختلف مذاہب کے ماننے والی مختلف قومیں آباد ہوں، ماریشس کو دنیا بھر میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ آزادی کے وقت مسلمانوں اور عیسائیوں کا ہندوؤں سے اختلاف ہوگیا تھا جس کے نتیجے میں فسادات پھوٹ پڑے اور غیر احمدی مسلمانوں اور عیسائیوں کو احمدیوں کے پاس پناہ لینی پڑی۔

یہ جزیرہ عرصہ سے خطرناک بیماری ملیریا کا شکار رہا ہے۔ بیس سال قبل حکومت نے اس مہلک مرض پر قابو پانے کا اعلان کیا جس کے بعد ملکی آبادی میں اضافہ کی رفتار میں بہت تیزی آگئی ہے۔ اس وقت مردوں کی اوسط عمر 68 سال اور خواتین کی 73 سال ہے۔

آب و ہوا انتہائی خوشگوار ہے۔ خط استوا سے جنوب میں ہونے کیوجہ سے موسم گرما نومبر سے اپریل تک اور موسم سرما مئی سے اکتوبر تک رہتا ہے۔ گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 جبکہ سردیوں میں 25 ڈگری سینٹی گریڈ تک ہوتا ہے تاہم موسم سرما میں شام کے وقت کبھی کبھی سویٹر وغیرہ کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ موسم کی یہی خوشگواری ہر سال لاکھوں غیر ملکی سیاحوں کو یہاں کھینچ لاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹا سا ملک ہونے کے باوجود اس کے یورپ اور امریکہ جیسے دور دراز کے براعظموں کے اکثر ممالک سے براہ راست فضائی رابطے بھی قائم ہیں۔

ماریشس میں سالانہ بارش کے اعداد وشمار دیکھے جائیں تو وہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ صرف پینتالیس کلومیٹر (45km) چوڑے جزیرے کے مشرقی ساحل پر پڑنے والی بارشوں کی مقدار مغربی ساحل کی نسبت، مشرق کی طرف سے آمدہ گرم مرطوب ہواؤں کیوجہ سے کہیں زیادہ ہے۔ Port Louis میں سالانہ بارش کی مقدار 130 سینٹی میٹر بنتی ہے۔

یہاں کا خوشگوار موسم گنے کی بہترین پیداوار حاصل کرنے میں بہت مفید کردار ادا کرتا ہے جسکی کاشت ملک کے 45 فیصد رقبہ پر کیجاتی ہے۔ گنے سے حاصل شدہ چینی کا ملکی برآمدات میں حصہ 60 فیصد ہے۔ ملکی آبادی کا 40 فیصد حصہ گنے اور چینی کی صنعت سے وابستہ ہے۔ دیگر صنعتوں میں ٹیکسٹائل اور سیاحت کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ معاشی اعتبار سے ماریشس کو نہ غریب اور نہ ہی امیر ممالک میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ فی کس سالانہ آمدنی قریباً 3000 ڈالر بنتی ہے۔ ملکی کرنسی روپیہ کہلاتی ہے۔ کرنسی کی شرح تبادلہ ایک امریکی ڈالر کی عوض 25 ماریشس روپے بنتے ہیں۔

خواندگی کی شرح 82 فیصد ہے۔ سرکاری زبان انگلش ہے تاہم عام بول چال میں فرنسیسی اور کرائل زبانیں بھی کافی مقبول ہیں۔ اسکے علاوہ بہت سی دیگر ہندوستانی اور یورپی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سائنس کی دنیا

دنیا کی سب سے چھوٹی مشین

ماسکو، روس کے 21 سالہ طالب علم نے 10 دن کے اندر ایک برقی موٹر تیار کی ہے جو دنیا میں سب سے چھوٹی مشین خیال کی جاتی ہے۔ بڑی مکھی کے سائز کی یہ مشین وزن میں صرف 37 گرام ہے۔ یوری یوریمن (YURI YUREMIN) نامی نوجوان جو ایک میٹل انسٹیوٹ کا طالب علم ہے کی بنائی ہوئی مشین 31 کل پرزوں پر مشتمل ہے جو 4 A وولٹ پاکٹ فیشن بیڑی سے چلتی ہے بلکہ سٹی کرنٹ کو ڈاؤن لوڈ کرنے سے بھی چل سکتی ہے۔ اس مشین کے تمام آلات تانبے کے ہیں۔ اس کا آرمیچر 0.16 انچ کا ہے جس پر 380 وائنڈنگ وائر استعمال ہوئی ہے۔

بِگ بینگ سے بھی زیادہ دور کا دھماکہ

بِگ بینگِ دھماکہ کے حادثہ سے (جیسا کہ کہا جاتا ہے) یہ کرہ ارض عالم وجود میں آیا اب پھر دور دراز دھماکوں کی ایسی آوازیں موصول ہونے لگیں ہیں۔ ناسا (امریکہ خلائی سٹیشن) کے SWIFT سیارہ نے جوں ہی GAMA-RAY-BURST گاما شعاعوں کا دھماکہ ریکارڈ کیا تو چند لمحوں میں ہی خلا بازوں کے متعدد ٹیلی فون زوں زاں کی آوازیں دینے لگے اور ایک ہزار سے زیادہ کمپوٹر سکرین E-MAIL وصول کرنے کو مستعد ہوگئے۔

یہ 68 واں موقع ہے کہ SWIFT سیارہ نے سماوی دھماکہ کی آوازوں کا احاطہ کیا ہے۔ خلا بازوں نے دعویٰ کیا ہے کہ جب سے کہکشاں نے فضائے نیلگوں کو روشنی بخشی ہے گاما شعاعوں کا دھماکہ دوری (فاصلہ) کے لحاظ سے پہلے سے کہیں بڑھ کر تھا۔ شگاگو یونیورسٹی کے ڈاکٹر D.LAMB جو کیرولینا یونیورسٹی کے پروفیسر ریچرڈ (Reichart) کے ساتھ پانچ سال قبل CHAPEL-HILL میں اکھٹے کام کرتے رہے ہیں، نے مختصراً بطور پیشگوئی بتایا کہ اگرچہ یہ دھماکہ نسبتاً غیر معمولی نہیں ہے مگر Gama Ray-Bursts نے اس عالم سے پہلے کی انوکھی اور مضبوط دنیا کے بارے میں ایک نیا باب وَا کر دیا ہے۔

''گاما ریز دھماکہ'' ایک معتبر نظریے کے مطابق جب بڑے بڑے گردشی سیارے باہم ٹکراتے ہیں تو انکی تیز گردش سے بلیک ہول BLACKHOLE کی سی کیفیت بن جاتی ہے۔ یہ دھماکہ اپنی مختصر سی چند سیکنڈ کی زندگی میں کہکشاں کی اپنی روشنی سے دس تا سو (10 تا 100) بلین گنا زیادہ روشن ہوسکتا ہے۔ اصولی طور پر یہ دھماکہ نظام شمسی کی کہکشاں کے مرکزی منور علاقہ سے بھی زیادہ روشن ہونا چاہیے کیونکہ LAMB کے خیال میں Gama Ray دھماکہ تو عموماً ایک سیارہ کی (نہ کہ اجتماعی) تباہی کی نشاندہی کرتا ہے۔

ان آوازوں کے دھماکا کو زمین سے تقریباً 12.8 بلین نوری سال کے فاصلہ پر تصور کیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ دھماکہ ریکارڈ شدہ اندازوں سے 500 ملین نوری سال زیادہ دور ہے جبکہ ہماری منہی دنیا صرف 900 ملین سال پرانی ہے یا سمجھی جاتی ہے اور جو جدید رونما ہونے والی کہکشاں تو بالکل قریب کی بات ہے۔ (ہماری کہکشاں کا قطر ایک لاکھ نوری سال ہے اور یہ بگ بینگ دھماکہ سے وجود میں آئی جو اٹھارہ ارب سال پہلے ہوا تھا)

Swift سیارہ کے خلا بازوں کے 200 سیکنڈ لمبا دھماکہ کی آوازوں کے ریکارڈ ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر ہی پروفیسر Reichart ٹیم نے مُلک چلی کی ایک چوٹی Cerro Pachon پر واقع SOAR آبزرویٹری میں دھماکہ کے مابعد روشنی کا مشاہدہ کیا اور اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب کہ یہی مشاہدہ CERROTOLOLO چوٹی پر نصب شدہ آلات نے بھی ظاہر کیا، کہیں بھی تفاوت نہیں پایا گیا۔

SOAR چلی کے مشاہدہ سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ دھماکہ کی آوازیں ستاروں کی گرد غبار یا بادلوں کے زیر اثر ہو کر پہنچی ہیں، جیسا کہ رچراٹ ٹیم نے شک کا اظہار کیا تھا اسی طرح ٹوکیو کے Nobuyaki Kawia نے سبارو ٹیلی سکوپ سے MaunaKea چوٹی پر گزشتہ تمام ریکارڈ کو مات کرنے والے دھماکہ کا اندراج کیا تھا۔

Lamb کا کہنا ہے کہ Swift کی روانگی کے بعد خلا بازوں نے ایک سال کے اندر بیسیوں بلکہ سینکڑوں دور کے دھماکوں کو ملاحظہ کیا ہوگا۔ اس کا خیال ہے کہ اولین زمانہ میں سیاروں کی تعداد نسبتاً زیادہ تھی اس لیے کیلیفورنیا یونیورسٹی کے S.Woosley کا گمان اغلب ہے کہ ان سیاروں کی کثرت سے تباہی (موت) پر گاما شعاعوں کے زوردار دھماکے ہو رہے ہیں۔

مکڑے سے کیا سیکھا؟

کہاوتوں کے ملک یونان کی ایک کہاوت ہے کہ آراشنے نامی عورت نے جال بننے میں اتنی مہارت حاصل کرلی کہ آسمانی دیوی کے مقابل پر سمجھی جانے لگی چنانچہ سزا کے طور پر اُسے مکڑی (spider) بنا دیا گیا۔ کہاوت کیسے بنی؟ اس میں کتنی حقیقت ہے؟ اس کے بارے میں کیا کچھ کہا گیا ہوگا؟ تاہم یہ امر واضع ہے کہ انسان نے پرندوں اور آبی جانوروں پر قابو پانے کے لئے جال بننا براہ راست مکڑے سے ہی سیکھا تھا۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جال بننے کا خیال عورتوں کے کپڑا بننے سے آیا، مگر ایسا نہیں ہے۔

ایک دن چند (Neolithic) شکاری جو دریا کے کنارے ستانے بیٹھے تھے کہ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کچھ پروانے نیچے آنے سے جھجک رہے ہیں۔ شائد وہ مکڑے کے جال سے ڈر رہے تھے جس کے کونے میں مکڑا تاک میں دبکا بیٹھا تھا۔ مکڑے کے جال کو دیکھ کر شکاریوں کو خیال آیا کہ اس طرح کا جال بنا کر آسانی سے ہزاروں پرندوں اور آبی جانداروں کو شکار کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح انہیں بھی جال بنانے کی سوجھی۔ جال کے لیئے کراسنگ لائن کو باہم چپکانا، جسے مکڑی ایسے سیال مادے سے چپکاتی ہے جو اُس کے تھوک سے بنتا ہے، اہم ترین میکانکی مرحلہ تھا جو آخر کار اُن شکاریوں نے حل کرلیا اور جال بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ مکڑی جال بنانے کے لیئے جو دھاگہ اپنے لعاب سے بنا کر استعمال کرتی ہے وہ مظبوط ترین ہوتا ہے اور ظاہری آنکھ سے مشکل سے ہی نظر آتا ہے مگر ٹھنڈی رات میں شبنم کے چھوٹے چھوٹے قطرے اُسے نمایاں کردیتے ہیں اور اس طرح کیمرہ کی آنکھ اسے آسانی سے محفوظ کرلیتی ہے۔

(مندرجہ ذیل مضامین انٹرنیٹ کے ڈیٹ نیوز وسائنس نیوز سے اخذ کیئے گئے ہیں) (ترتیب وترجمہ، مرزا عبدالحق صاحب، آف مائنز)